یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سری نگر میں ترنگا لہرانے کا اسٹنٹ رچا کر بھاجپا نے بین الاقوامی رائے عامہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ آیا سری نگر میں ہندوستان کے اقتدار اعلیٰ میں کوئی کمزوری ہے۔

پنجاب میں چناؤ

۱۹ فروری کو پنجاب میں اسمبلی اور لوک سبھا کے چناؤ ہو گئے۔ جیسا کہ توقع تھی کہ کانگریس کی جیت ہو گی۔ اسمبلی میں کانگریس دو تہائی سے زیادہ اکثریت سے جیت کر آئی ہے۔ دوسرے نمبر پر بہوجن سماج پارٹی اور تیسرے نمبر پر بھارتیہ جنتا پارٹی رہی۔ لوک سبھا کی ۱۳ سیٹوں میں سے ۱۲ کانگریس لے گئی۔ اس طرح سیاسی الفاظ میں کانگریس نے میدان مار لیا۔ لیکن کیا اسے حقیقت میں جیت کہہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں کہ ایک چھوٹے اکالی دل کابل گروپ کے سوا تمام اکالی دھڑوں نے اس چناؤ کا بائیکاٹ کیا۔ اس چناؤ کو حقیقی چناؤ کہنا دشوار ہے۔ علاوہ ازیں چناؤ میں صرف ۲۵ فی صد ووٹنگ ہوئی۔ اس میں سے کانگریس کو صرف پندرہ فیصد ووٹ ملے۔ اس طرح پنجاب کی موجودہ سرکار وہاں کے پندرہ فی صد لوگوں کی نمائندہ ہے اسے فی الواقع پنجاب کی نمائندہ یا عوامی سرکار کہنا غلط ہے۔

اب جبکہ مسٹر بے انت سنگھ کی سرکردگی میں پنجاب میں، کانگریسی حکومت برسر اقتدار آگئی ہے۔ اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پنجاب کے مقدم مسائل کو حل کرے گی اور ریاست کے عوام کو جان و مال کا تحفظ دے گی۔ پنجاب میں گذشتہ پانچ برس سے صدر راج تھا۔ اس سلسلہ میں آئین میں ایک ترمیم بھی کی گئی تھی۔ لیکن اب چناؤ کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ درست ہے کہ چناؤ کے بعد ایک منتخب سرکار وجود میں آگئی لیکن کیا یہ پنجاب کے مسائل حل کر دے گی۔ اور وہاں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کو روک سکے گی۔ اس کا جواب ہاں میں نہیں دیا جاسکتا۔ پنجاب کا اصل مسئلہ امن و قانون کا مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ سیاسی مسئلہ بھی ہے۔ اور صوبائی حکومت ہو یا مرکزی، دونوں حکومتیں اسے حل کرنے میں اب تک بری طرح ناکام رہی ہیں خواہ ان کے دعوے اس کے برعکس ہوں سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ موجودہ حکومت کو دو اہم مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ ایک تو دہشت گردی کا مقابلہ اور دوسرا مسئلہ سیاسی پارٹیوں یعنی چناؤ

کا بائیکاٹ کرنے والے اکالی دلوں کی سیاسی مہم کا۔ چونکہ یہ پارٹیاں نئی حکومت کو "سکھ دشمن" قرار دے کر کوئی بھی تحریک شروع کر سکتی ہیں۔ جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے۔ اب یہ بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ آج سے دس برس پہلے جب اس کا آغاز ہوا ہوا تھا۔ اس وقت قتل کی ایک دو وارداتوں پر بھی ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا تھا۔ عوامی ردعمل بھی سخت ہوتا تھا۔ اب دہشت گردی کا اور ڈھنگ ہے۔ وہ پنجاب کا طرز زندگی بن چکا ہے اب پنجاب میں دہشت گردی ایک انڈسٹری ہے ۱۹۸۴ء میں آپریشن بلیو اسٹار سے پہلے جنگجوؤں کے پاس صرف تھری ناٹ تھری رائفلیں ہوتی تھیں اب ان کے ہاتھوں میں اے کے ۴۷ رائفلیں۔ اعلیٰ قسم کے وائرلیس۔ اور ایسے وائرلیس ہیں جو فون پر ہونے والی بات چیت بھی پکڑ لیتے ہیں۔ ریموٹ کنٹرول ہے۔ جس سے کافی فاصلہ سے بم داغے جا سکتے ہیں راکٹ لانچر ہیں۔ روسی ساخت کی رائفلیں ہیں۔ جن میں طاقتور دوربین نصب ہیں۔ پنجاب میں ہلاکت انگیزی اور خوں ریزی کا اندازہ اس سے ہو گا کہ گذشتہ دو برسوں ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں ۵۰۵۸ قتل کئے گئے۔ یہ تعداد تقریباً گذشتہ ۱۲ برسوں میں ہوئے کل ہلاک شدگان کی تعداد یعنی ۵۰۷۰ کے برابر ہے۔ موجودہ سرکار اس لہر کو کس طرح روکے گی۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اسکے بعد آئے گا ان سب سے سکھ انتہا پسندوں اور کچھ اکالی پارٹیوں کو خالصتان کے نعرہ سے کس طرح باز رکھا جائے ان تمام سوالوں کے جواب مستقبل کے پردہ میں پوشیدہ ہیں۔

گذارش

جوابی امور و خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں۔ خریداری یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم جس نام سے آپ کا رسالہ جاری ہے اس کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ چیک سے رقم نہ روانہ کریں صرف ڈرافٹ سے روانہ کریں۔ اور اس نام سے بنائیں۔ "برہان دہلی" "BURHANDELHI"

پتہ :- دفتر برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ٦